

# رشحات عنبریہ

اعنی

احوال و مقامات حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت شاہ محمد منظر مجددی بہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد قبال مجددی

دارالبلغین حضرت میاں صاحب  
رحمۃ اللہ علیہ

شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ پاکستان

یطلب من المكتبة: الشیخ بشارع دارالشفقة بفتح ۷۲ غره اسانبول

ترکیہ

عکس ہندی بر نسخہ خطی مخزن و نہ در کتابتہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان

# رِشَاتِ عَزِيزِ

(اسکی)

احوال و مقامات حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی (ف ۱۲۶۴ھ / ۱۸۶۰ء)

تالیف

حضرت شاہ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

دارالمبلغین حضرت میان صاحب <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>  
شرقیہ شریف - ضلع شیخوپورہ

یطلب من المكتبة ایشیق بشار دارالشفقة بفتح ۷۷ نمبر

استانبول - ترکیہ

کتاب	_____	رشحاتِ عنبریہ
مولف	_____	حضرت شاہ محمد منظر مجددی مہاجر مدنی (۱۳۰۱ھ)
تحقیق و تعلیق	_____	محمد اقبال مجددی
طبع اول	_____	۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء
تعداد	_____	ایک ہزار
ہدیہ	_____	دعائے خیر بحق ناشرین

ظانچ ضیاء شاہد، مطبع: مینٹل پرنٹرز، سرکلر روڈ، لاہور

## شکر

یہ کتابچہ حضرت صاحبزادہ الحاج میاں جمیل احمد شہرپوری مدظلہ کے مالی تعاون سے شائع ہو رہا ہے جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

پتے

دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شہر قنوج شریف، ضلع شیخوپورہ پاکستان

یطلب من المكتبة ایشیق بشاع دار الشفقتہ بشاع ۷۲

استانبول - ترکیہ

۲۔ مکتبہ سراجیہ خاتماہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان

(پاکستان)

# مقدمہ

پاکستان و ہند کے سوانحی ادب میں سلسلہ نقشبندیہ کی اہم خدمات ہیں۔ تصنیفی اعتبار سے اس سلسلہ طریقت کو دیگر سلاسل پر ترجیح حاصل ہے۔ خصوصاً تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں اس سلسلہ مبارکہ کے سوانحی ادب میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس دور کے تقریباً تیرہ تو صرف تذکرے ہی ہماری نظر سے گذرے ہیں۔

اس وقت فقط کتاب حاضر کے صاحب سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء) اور آپ کے متعلقین کے احوال کے ماخذ کی مجمل فہرست کے بعد ہی ہم رسالہ حاضر کا تعارف کروا سکتے ہیں۔

- (۱) ۱۲۳۷ھ/۱۸۲۱ء شاہ غلام علی دہلوی، حضرت: کمالات مظہری
- (۲) ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۶ء زرافت روف احمد مجددی: خواہر علویہ
- (۳) ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء محمد بن عبد اللہ خالدی: البہتجہ السنیہ
- (۴) ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۲ء عبدالغنی محدث شاہ: تکملہ مقامات مظہری
- (۵) ۱۲۷۷ھ/۱۸۵۲ء دوست محمد حاجی خواجہ (تحفہ زواریہ مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید)
- (۶) ۱۲۷۷ھ رشحات عنبریہ کتاب حاضر
- (۷) ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ
- (۸) ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۷ء محمد عسکر مجددی: انساب الطاہرین
- (۹) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء محمد عادل کاکڑی: مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری
- (۱۰) ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء معزالدین بن عبدالکریم: مجموعہ فضائل الباری فی مناقب دوست محمد قندھاری، نیز جوہر ملفوظات خلاصہ فضائل الباری

- (۱۱) امان اللہ ملا : مناقب حضرت شاہ احمد سعید (فارسی نظم)
- (۱۲) ۱۲۸۶ھ / ۱۳۰۶ھ محمد محبوب علی ، خلوت در انجمن
- (۱۳) ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ھ محمد حسن کونپوری : ملفوظات حضرت مولوی غلام نبی للہی
- (۱۴) ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ھ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
- (۱۵) ۱۳۰۱ھ / ۱۲۹۸ھ نامعلوم : سیر الکاملین
- (۱۶) ۱۳۰۳ھ / ۱۸۸۵ھ عبدالمجید خالدي : الحدائق الوردیہ فی اجلاء النقشبندیہ
- (۱۷) ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ھ محمد مراد قرانی : نفائس السانحات فی تزییل الباقیات الصالحات  
[ تکملہ رشحات عین الحیات کاشفی ]
- (۱۸) ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ھ ابوالحسن نقشبندی : مقامات گل محمدیہ فی احوال مشائخ نقشبندیہ
- (۱۹) ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ھ محمد معصوم شاہ : ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین
- (۲۰) ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ھ احمد ابوالخیر کئی : ہدیہ احمدیہ
- (۲۱) ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ھ عبدالمجید خانی خالدي : السعادة الابدیہ
- (۲۲) ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ھ اکبر علی نقشبندی : فوائد عثمانیہ [ ملفوظات و مکتوبات حضرت  
خواجہ محمد عثمان دامانی ف ۱۳۱۴ھ
- (۲۳) ۱۳۲۲ھ / ۱۹۱۶ھ عبداللہ شاہ ابوالحنات : گلزار اولیاء
- (۲۴) ۱۳۲۰ھ / ۱۹۲۱ھ محمد حسن مجددی : انساب الانجاب
- (۲۵) ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ھ زید ابوالحسن فاروقی : مقامات خیر

یہ چند بنیادی مآخذ ہیں، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے حوالہ سے اکثر کتب میں آپ کا ذکر خیر

آتا ہے۔

مذکورہ مآخذ میں شمارہ ۱، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵ غیر مطبوعہ ہیں باقی سب چھپ کر

شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مآخذ میں سے نمبر چھپ کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو۔

## رشحات عنبریہ

یہ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر آپ کے صاحبزادے حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم ملی (۱۳۰۱ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کی زبان عربی شرو نظم ہے۔ رسالہ ہذا کے مطالعہ کے فوراً بعد جو سوال ذہن میں ابھرتا ہے وہ یہ کہ جب انہیں مصنف کی اسی موضوع پر مفصل کتاب مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں موجود ہے تو اس مختصر رسالہ کی تالیف کی کیا ضرورت تھی؟

مناقب احمدیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پیشتر انہیں مصنف نے حضرت کے حالات پر ایک عربی رسالہ مناقب صغریٰ تالیف کیا تھا جس سے مراد یہی پیش نظر رسالہ رشحات عنبریہ ہی ہے کیونکہ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ اور رسالہ حاضر کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کچھ اقتباسات مناقب احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے عربی ترجمہ میں اسی رشحات عنبریہ کو المناقب الصغریٰ کہا گیا ہے۔ گویا یہ رسالہ مناقب احمدیہ کی تالیف ۱۲۸۱ھ سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید مجددیؒ کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اہل عرب کو اس عظیم شخصیت سے متعارف کروانے کے لئے عربی میں ایک رسالہ لکھنے کی ضرورت محسوس کی گئی تو آپ نے عربی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ و مسجع انداز میں یہ رسالہ حاضر تحریر فرمایا۔

گویا رشحات عنبریہ کا سال تالیف ۱۲۷۷ھ ہے۔

اگرچہ مولف نے اس رسالہ کا نام وضاحت سے نہیں لکھا لیکن فقرہ ذیل انا بعد فہور رشحات عنبریہ يتعطر بها حواس السامعین ورائحات منکیۃ اذ فریۃ (ورق ۲ ب) سے قیاس کر کے ہم نے اس کا نام رشحات عنبریہ تجویز کر لیا ہے۔ مولف نے رسالہ کے متن میں اپنا نام نہیں لکھا لیکن دیباچہ

میں صاف بتایا ہے کہ یہ رسالہ میرے والد حضرت شاہ احمد سعید کے حالات پر مشتمل ہے لیکن رسالہ کے خاتمہ میں اپنا نام واضح طور پر بتایا ہے۔ اس رسالہ کے کاتب کے ترقیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مدینہ منورہ ہی میں تالیف ہوا اور وہیں سے حضرت مؤلف نے خود اپنے دست مبارک سے کتابت کر کے حضرت شاہ احمد سعید کے خلیفہ اول حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہا کے مطالعہ کے لئے موسیٰ زئی شریف ارسال فرمایا (ورق ۱۳ ب) خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے اس متبرک خطی نسخے کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔ اس نسخے کی دریافت کا سہرا خانقاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سراجی مجددی مدظلہ کے صاحبزادہ جناب محمد سعد سراجی بلقب ہرشد بابا مدظلہ کے سر ہے جنہوں نے اس کو ہر پایاب کی نشاندہی فرمائی اور عکس برداری کے لئے نسخہ عنایت کیا۔

## مؤلف

رسالہ رشحاتِ یغبریرہ کے مؤلف حضرت شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مدنی ہیں۔ آپ صاحبِ سوانح حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے صاحبزادے اور ذی علم مصنف تھے۔ آپ کا فیضان نہ صرف پاکستان و ہندوستان بلکہ عالم اسلام میں خاصا پھیلا ہے۔ حضرت مؤلف نے اپنے حالات اپنی سب سے مشہور تالیف مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ میں خود تحریر کئے ہیں۔ بعد کے تذکرہ نویسوں نے انہیں کے اعادہ پر اکتفا کی ہے۔ فرماتے ہیں:-

”میری ولادت ۳ جمادی الاولیٰ کو ۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۲ء میں خانقاہ شریف دہلی میں ہوئی

میرے والد حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمہارے دادا جو کہ صحیح کشف رکھتے تھے تمہارے حق میں عظیم بشارات دیں تمہارا نام مظہر محمد اور تاریخ ولادت مظاہر محمدی فرمائی۔ میں نے نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر کے اپنے والد بزرگوار سے اکثر دینی درسی کتب پڑھیں۔ کئی میں حضرت والا نے ایک خاص وقت میں مجھے بلایا اور بیعت

سرفراز فرمایا اور مراقبہ احدیت کی تلقین کی۔ سن بلوغت کے قریب تھا کہ باطن کی دہائی نگرانی جو کہ دوام حضور کے مہادیات میں سے ہے پرفائز کیا اور شرح ملا جامی (در علم نجوم) کی تعلیم دی۔ اس طرح بائیس سالہ عمر میں مجھے ظاہری اور باطنی علم سے فارغ کر کے اجازتِ مطلقہ دی اور مریدین کو توجہ دلانا شروع کی اور چند اجاب میرے حوالہ کئے اور کتب تصوف خصوصاً مکتوباتِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کمال تحقیق و تدقیق کے ساتھ دوبار پڑھائے۔

سرمہند شریف کی حاضری کے بعد والدین کی اجازت سے حریم الشریفین کی زیارت کے لئے روانہ ہوا اور عرصہ کے بعد واپس آیا۔ اس دوران حضرت والد نے بہت سے گرامی نامے مجھے لکھے اور میں نے بھی مکشوفاتِ حریم پر بہت سے عریضے حضرت کی خدمت میں ارسال کئے۔<sup>۱</sup>

جن میں مولف نے دس خطوط اپنی کتاب مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ میں نقل کئے ہیں۔<sup>۲</sup>

اپنے والد بزرگوار کے علاوہ ابتدائی کتب آپ نے مولوی حبیب اللہ سے اور صحاحِ ستہ اپنے علم اکبر حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے بالاستیعاب پڑھیں۔<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> شاہ محمد مظہر، مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ، مطبوعہ افضل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ ص ۲۶۱۔ ملخصاً

<sup>۲</sup> ایضاً ص ۲۶۱ - ۲۶۶

<sup>۳</sup> حضرت شاہ عبدالغنی مجددی (۱۳۳۴ھ - ۱۲۹۶ھ / ۱۸۱۹ - ۱۸۷۸) بن حضرت شاہ ابو سعید

مجددی، حضرت شاہ محمد اسحق کے شاگرد اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے۔ حریم الشریفین

میں انہیں بہت مقبولیت ہوئی، حضرت شاہ احمد سعید کے ساتھ آپ نے بھی ۱۲۶۴ھ / ۱۸۵۷ء

میں حریم الشریفین کو سبقت کی رعایت سنن ابن ماجہ و انجاء الحاجہ) مکملہ مقاماتِ منظرہری

تھیں۔ تیموریہ، سفار السائل، اردو ترجمہ نصاب الاحساب اور تہذیب المکتوبات فی تخریج

احادیث المکتوبات آپ کی تصانیف سے ہیں تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مقاماتِ خیر ص ۷۲ - ۸۱

<sup>۴</sup> محمد معصوم شاہ: ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۱۰۰



اپنے والد کے ہمراہ ۱۲۶ھ / ۱۸۵۶ء میں حرمین الشریفین کو آپ نے بھی ہجرت کی اور مدینہ منورہ میں وہیں مقیم ہو گئے آپ نے مدینہ منورہ میں سہ منزلہ نہایت عمدہ رباط ۱۲۹۰ھ میں بنائی حضرت شاہ محمد عمر بن حضرت شاہ احمد سعید نے اس کی تاریخ کبھی سے

چوں اُنخ کامل محمد مظہر عالی ہمم ساخت خوش بنیاد زیبا خانقاہ احمدی  
رسال تاریخش دعایہ عمر گفت اے الہ تا ابد آباد بادا خانفتا احمدی  
یہ خانقاہ رباط مظہر کے نام سے مشہور ہے اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے قریب  
واقع ہے حضرت شاہ محمد مظہر نے دو شنبہ ۱۱ محرم ۱۳۰۱ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع  
(مدینہ منورہ) میں قبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب مدفون ہیں۔ آپ کے دس صاحبزادے  
اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔

## تالیفات

حضرت شاہ محمد مظہر کی کئی تالیفات یادگار ہیں۔ ابھی تک آپ کی تمام تالیفات منظر عام  
پر نہیں آئی ہیں۔ صرف مفصلہ ذیل کا ہمیں علم ہے۔

(۱) رشحات العنبر (رسالہ حاضر)

(۲) مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ تکمیل سال ۱۲۸۱ھ مطبوعہ اکل المطابع دہلی ۱۲۸۲ھ

(۳) المناقب الاحمدیہ و المقامات السعیدیہ عربی ترجمہ کتاب مذکور مطبوعہ قرآن ۱۸۹۶ء

(۴) الدر المنظم فی القیام تجارة القبر المکرم باسم تاریحی الدر المنظم ۱۲۹۶ھ

یہ رسالہ مع شرح مسمی بہ السک المنظم از سید محمود مدرسی مطبع احسن المطابع

مدراس سے ۱۳۲۲ھ میں چھپ چکا ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ رسالہ ہذا تحت عنوان "خودنوشت حالات مولف"

فتوح الاوراد  
 فتوح الاوراد  
 ملاحظہ فرمائیں  
 برائے پوری



کئی ۱۲

فتوح الاوراد اسماء الفقراء ضعفاء  
 امیر اکبر محمد مظفر بن فتح احمد سعید زرقا  
 سماںہ رضوانہ الہیہ ناکشہ الشریح  
 فی حصہ الدلیل موقوفہ لقیۃ الغنی تعالیٰ و تقدسی



عکس تحریر و مہر مولف رسالہ بزاز حضرت شاہ محمد مظہر جو فتح الاوراد تالیف ملاحظہ فرمائیں پوری کے  
 پہلے ورق پر ثبت ہے یہ خطی نسخہ بھی کتاب خانہ امجدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پاکستان میں ہے

# حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ رشحات العنبر یہ کا موضوع حضرت شاہ احمد سعید کے حالات و کمالات ہے۔ اس لئے صاحب سوانح کا مختصر تعارف اردو میں لازم ہے۔

آپ حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں۔ اسم گرامی احمد سعید اور کنیت ابو المکارم ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ (ف ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۲ء) کی اولاد مبارک سے تھے۔ یکم ربیع الاخری ۱۲۱۴ھ / ۳۱ جولائی ۱۸۰۲ء کو ریاست رام پور میں پیدا ہوئے اور وفات ظہر و عصر کے ماہین بروز سہ شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ / ۱۸ ستمبر ۱۸۶۰ء مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گنبد سے متصل جانب قبلہ سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی عمر ۵۹ سال تھی۔ قرآن پاک کے حافظ تھے۔

جب آپ کے والد ماجد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ سے بیعت ہونے کے لئے دہلی گئے تو آپ بھی ان کے ساتھ تھے اور حضرت شاہ صاحب سے بیعت ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال پوری نہیں ہوئی تھی شاہ صاحب آپ پر نہایت مہربان تھے اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا کسی نے نہیں دیا ابو سعید نے میری طلب پوری کر دی اور اپنا بیٹا مجھے دے دیا۔

حضرت شاہ احمد سعید نے حضرت شاہ غلام علی سے کتب تصوف سبقتاً پڑھی تھیں اور مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد شرف اور مولوی نور سے کی۔

حضرات مجددیہ کا سلوک اول سے آخر تک حضرت شاہ صاحب سے حاصل کیا اور شاہ صاحب ہی نے آپ کو خلعت عطا کی۔ لیکن چونکہ آپ نے جمیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار سے بھی توجہات لیں اس لئے شجرہ میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھی لیا جاتا ہے۔

لے شجرہ کے لئے ملاحظہ ہو تعلیقات رسالہ حاضر

تعلیم

خلافت

حضرت شاہ غلام علی نے اپنے ایک رسالہ کمالات مظہری تالیف ۱۲۳۷ھ میں شاہ احمد سعید کے بارے میں لکھا ہے۔

✓ حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید بہ علم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود

۱۲۴۹ھ میں آپ کے والد بزرگ جب حج کے لئے روانہ ہوئے تو خانقاہ شریف آپ کے حوالے کی جہاں آپ نے طالبانِ حق کو چوبیس سال سات ماہ تک فیضیاب کیا۔  
۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بے شمار علماء و مشائخ نے بلا واسطہ کی طرف ہجرت کی۔ ان میں حضرت شاہ احمد سعید کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔

ان انتہائی خراب حالات میں بھی آپ چار ماہ تک کامل انتقامت کے ساتھ دہلی میں مقیم رہے۔ جب کوئی آپ سے ہجرت کے لئے کہتا تو آپ فرماتے کہ ہم اپنے مشائخ کرام کی اجازت کے بغیر شہر سے باہر نہیں جاسکتے۔ ان حالات میں آپ خود مع فرزند ان مریدین سراج الدین محمد الوظفیر بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے اور کتاب و سنت کے موافق بادشاہ کی فہمائش کی۔ ہندوستان کے مقتدر علماء نے اس وقت جہاد کا فتویٰ جاری کیا۔ اس فتویٰ کے اولین محرک اور دستخط کنندہ آپ ہی تھے کہ ان حالات میں جبکہ انگریز دہلی پر چڑھ آئے ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال خطرہ میں ہے، اس صورت میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں؟

جہاد کا دہلی میں سب سے پہلے حضرت شاہ احمد سعید نے ہی چرچا کیا اور فتویٰ جہاد پر اپنے دستخط ثبت کئے۔

حضرت شاہ احمد سعید کے یہ حالات مولف رسالہ ہذا کی دوسری تالیف مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ اور مولانا زید ابوالحسن فاروقی کی کتاب مقامات خیر، ص ۸۲-۹۲ سے ملخصاً ماخوذ ہیں۔

محمد معصوم شاہ: ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۲۳

۱۸۵۷ء مرتبہ خلیق احمد نظامی ص ۸۵، کمال الدین حیدر: قبیر التواریخ ص ۲۵

غالب: خطوط ۵۴/۲، محمد ایوب قادری: جنگ آزادی ۱۸۵۷ء۔ کراچی ۱۸۷۶ء ص ۲۰۷-۲۰۸

عقین صدیقی: اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں۔ دہلی ۱۹۶۶ء ص ۱۹۹

آخر استخارہ مسنونہ کے بعد آپ مع اہل و عیال حرمین الشریفین کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوئے اور راستے کے بے شمار مصائب کے باوجود آپ اپنے خلیفہ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قدس سرہاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کی خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لے گئے۔ حضرت حاجی صاحب نے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا۔

حضرت شاہ احمد سعید نے اپنے مریدین اور خانقاہ دہلی حضرت حاجی دوست محمد کے سپرد کی اور اپنے دستِ خاص سے پر تخریر حاجی صاحب کو عنایت کی۔

حضرت حاجی دوست محمد قدس سرہاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۸۴ھ ۱۸۶۷ء) حضرت شاہ ابوسعید ہمدانی کے مرید اور حضرت شاہ احمد سعید مجددی کے مشہور ترین خلفاء میں سے تھے۔ پاکستان و ہندوستان اور بھارت اور ترکی کے بہت سے طالبانِ حق ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے خاندانِ خدا میں شامل ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کی کئی مقامات پر خانقاہیں تھیں لیکن آپ کا زیادہ قیام موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان میں ہوتا تھا۔ وصال کے بعد آپ اسی خاکِ پاک میں دفن ہوئے۔ حضرت حاجی صاحب کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ (متوفی ۱۳۱۴ھ) ان کے بعد حضرت خواجہ مولانا سراج الدین قدس سرہ (ف. ۱۳۳۳ھ) اور ان کے بعد حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ (ف. ۱۹۵۷ء) اور آپ کے وصال کے بعد حضرت مولانا خواجہ محمد اسماعیل مدظلہ خانقاہ شریفیہ کے سجادہ نشین ہیں۔ موصوف ذی علم نہایت متقی اور پابندِ شریعت شیخِ طریقت ہیں۔ حضرت کے چار صاحبزادے بھی نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ راقم الحروف کے ان صاحبزادگان میں سے جناب محمد سعید سراجی ملقب بہ مرشد بابا مدظلہ سے بہت اچھے مراسم ہیں موصوف خانقاہ احمد سعید کے کتب خانہ کی نہایت اچھے طریقے سے حفاظت کرتے ہیں۔ رسالہ حاضر رسالت الغنیہ صاحبزادہ موصوف ہی کی مہربانی سے یہیں دستیاب ہوا ہے۔ موصوف نے اپنے سلسلہ کی کتابیں شائع کرنے کے لئے ایک ادارہ نشر و اشاعت بھی مکتبہ سراجیہ کے نام سے موسیٰ زئی شریف ہی میں قائم کیا ہے کسی قابلِ قدر کتب شائع کی ہیں۔ خانقاہ احمد سعید موسیٰ زئی شریف کے بزرگانِ کرام کے حالات کیلئے ملاحظہ ہو۔ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قدس سرہاری اور مقامات عثمانیہ تخریر خواجہ محمد عثمانیہ صاحبزادہ مرشد بابا جو مطبوعہ اور مشہور ہیں۔

..... مردان خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت میدارند کہ  
 بجائے من مقبول بازگاہ احد حاجی دوست محمد صاحب را کہ  
 خلیفہ من اند بدانند و توجہات از ایشان گرفتہ باشند.....  
 و بہ ضمنیت خویش ہم ایشان را مخصوص گردانیدند و خانقاہ  
 و مکانات محل سرانے خود و تسبیح خانہ حوالہ کہ ایشان نمودند  
 حضرت حاجی صاحب نے اپنے خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہر صوری دف  
 ۱۲۸۳ھ) کو اسی وقت حضرت شاہ احمد سعید کی موجودگی میں انہیں مخالف شاہ  
 شریف (دہلی) جانے کا حکم دیا۔ وہ اسی وقت روانہ ہو گئے  
 چنانچہ حضرت شاہ احمد سعید کا چہار آخر سوال میں جدہ پہنچا اپنے ۱۲۴۴ھ/۱۸۵۸ء کا  
 حج ادا کیا اور ربیع الاول ۱۲۴۵ھ کو مدینہ منورہ میں حاضری دی۔

آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید، محمد عمر، محمد مظہر  
 [مولف رسالہ ہذا] اور ایک صاحبزادی روشن آراء تھیں۔  
 آپ کے خلفاء میں سے حضرت شاہ محمد مظہر نے مناقب احمدیہ میں انہی حضرات کے  
 نام لکھے ہیں۔ انساب الطاہرین میں حضرت شاہ محمد عمر نے لکھا ہے کہ سینکڑوں افراد  
 آپ سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

آپ کے علم ظاہری کے تلامذہ کا ذکر کرنے ہوئے صاحب میرا کا بلین نے لکھا ہے :-  
 بیارے از علماء زمان شاگرد حضرت ایشان بودند مثل مولوی  
عبدالقیوم بن مولوی عبدالحمی و مولانا محمد نواب و مولوی احمد علی  
 سہارنپوری محدث و مولوی ارشاد حسین مجددی و مولوی فیض الحسن  
 سہارنپوری و مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیرہم

۱۔ محمد مظہر، مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۲۲۰-۲۲۱

۲۔ بحوالہ مقامات خیر ص ۹۴

حضرت شاہ احمد سعید کی تصانیف میں پانچ رسائل ہیں یعنی

۱ : سجد البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو) مطبوعہ

۲ : الذکر الشریف فی اثبات المولد المنیہ (فارسی)

۳ : اثبات المولد والنقیام (عربی)

۴ : الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطة (فارسی)

۵ : انہار اربعہ (فارسی) مطبوعہ

۶ : تحقیق الحق البین فی اجوبۃ المسائل الاربعین (فارسی) مطبوعہ

۷ : مکتوبات - آپ کے تمام مکاتیب نا حال جمع نہیں کئے گئے، صرف ایک سو

سینتیس<sup>۱۳۲</sup> مکاتیب آپ کے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری نے

جمع کئے۔ جنہیں جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے تھمزوار پیر کے

نام سے ۱۳۷۳ھ میں کراچی سے شائع کیا۔

۸ : فتاویٰ - آپ اچھا نا فتویٰ بھی دیتے تھے لیکن کسی نے انہیں جمع نہیں کیا۔

اسکے صاحب سوانح، مولف اور رسالہ کے محقق تعارف کے بعد اصل رسالہ

رشتات عنبریہ ملاحظہ ہو۔

عہد اقبال جلدی

۲۷ دسمبر ۱۹۷۸ء

دارالمورخین  
گیلانی سٹریٹ - منور عزیز پارک

نیو سن پورہ - لاہور

رب يسر يسر الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي تجلّى بأسراره انواراً وراح حقائق العارفين المحبوبين هـ و  
 ازال انسداد الحجب الامترياب بالتهاب اشراق نوره الوجود للعاشقين المحبين هـ  
 ولبسط بساط الانبساط على سماء اهل الرباط تحت اوراق اشجار اعلام الوصال  
 للخائفين هـ وغرر اوتاد الوداد في مناجاة خيمات القرب تحت مياه الانبأ  
 محبوبه حضرة القدس فخر الله ساجدين هـ فترك فلك قطب القلب  
 لاجل شهود الرب بانذفاع سماع نعمات رزقات التائبين هـ وادام ركوس  
 شراب الحب فسقام وادرواهم وافناهم عن غير مولاهم فبدت لهم شمس  
 الحقيقة فقاموا هائمين هـ فادبرج مصباح الفلاح في اصلب القلب فظروا  
 الى جمال رحم الراحين هـ احمد سبحانك على نعمائك التي لا تحصى ولا تحصى هـ  
 اشكره تعالى على الاثمه التي لا تعد ولا تقصى هـ واسمهد ان لا اله الا الله  
 وحده لا شريك له فيدريه ولا شبيه له فيضاهي ولا ضد له فيجاء  
 ولا ند له فيباري هـ جل وعلا عن مثله ومثاله هـ وتقدس وتعالى عن حكم  
 الفكر والخيال هـ تفرد بجلال ملكوته وتوحد بجمال حبروته له الصفات  
 المختصة بحقه هـ والايات الناطقة بانه غير مشبه بخلقه هـ فالجأ  
 ينطق بلسان حاله هـ والنبات يتكلم باشكاله هـ والحل الى التوحيد بشير



فسبحانه ليس كمثل شئ وهو السميع البصير. والشاهدان سيدنا ونبينا  
 محمد عبد ورسوله وخليته وحبيبه روح جسد الكونين هو عين جوق  
 الدارين شاهد سرا الازله ومشاهد النوار السوابق الاوله طومر التجليات  
 الاحسانية ومهبط الظهورات الرحمانية نور كلشئ وعدهه وسر كل  
 سِرِّ وسناؤه اكرمه تعالى بالمخاطبة القسوى والمشافهة العليا  
 بالنظر هو خصصه بالوسيلة العظمى والشفاعة الكبرى في الحشر هو هو  
 فخره ومن بعده وشرف ابراهيم ومن دونه لولا له لما اظهر الله الخلق  
 ولما علم الباطل من الحق الذي بلغ الرسالة وادى الامانة ونصح الامرة  
 وكشف الغمة وجلب الظلمة وجاهد في الله حق جهاده وعبد الله حق عباده  
 الانبياء ظلال نبوته والاولياء اثار ولايته فهو ظل الله العاجب وكل  
 شئ ع سواه في ظله وهو خليفة الله الاعظم على سائر الخلق وقوله جل جلاله  
 شعر محمد سيد الكونين والثقلين والفرقيين من عرب ومن عجم  
 فاق النبيين في خلق وفي خلق ولم يد الوه في علم ولا كرم  
 فانه شمس فضلهم كواكبها يظهرن انوارها للناس في انظلم  
 فبلغ العلم فيه انه بشركه وانه خير خلق الله كلهم  
صلى الله عليه وسلم وعلى جميع اخواته من النبيين كتوز الخالق  
وهداة الخلاق وعلى الله واصحابه اجمعين خزنة اسرارهم ومعاد

شأن رسالت

الوارءه لا سيما الخلفاء الاربعة الذين سبقت لهم الحسن وزيادة  
 الصديق الصديق والرقيق الرفيق والفانوق الصدوق مطلقا  
 فاعرف الزخرف ولا الرعوق وذو النورين النيرين الجامع بين  
 البحرين والمرضى المنقوه اذ البش هلك قيصرو كسرى صلوة لا غير  
 ولا انتهاءه ولا امد لها ولا القضاءه وعلى سائر اولياء الذين خلصوا  
 الاعمال وحققوها وقيدوا شهواتهم بالخوف واثقوها وساقوا  
 الساعات بالطاعات فسبقوها وقهروا بالرياضة اغراض النفوس الروح  
 فحقوها اولئك هم خير البرية رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن  
 خشية ام بعد فهذه شجحات عنبرية يتعطر بها حواس السائر <sup>معبره</sup>  
 ورائحات مسكينة اذ فريته يطيب بها انفاس الحاضرين وشقا  
 محببة محبوبية يطرب بها قلوب العاشقين الواصلين والكثرت  
 لباس الحروف والاصوات لتفيض البركات على الكائنات في مناسبات <sup>بمعرف</sup>  
 سيدي الولده قبله الاكابر والامام جده شيخ الاسلام ومصباح  
 الظلامه امام الانام ومرشد الكرامه الاجل الاكمل البازع الاورع  
 العالم النحرير والنير المنيرة قائم الدينه ووقاية حكام المنين المتكمن في  
 مسند الافاده والمتصاعد عن حضيض العادة الى افق السعاده  
 نور حذقة الاكوان ونور حذقة الاعيان فارمضها الخطاه

وحارس اسرار الكتاب هـ ليس مكرمة من الله الاوله منها نصيب  
 كامله ولا موهبة الاوله فيها حظ كافر له التقدم على مشايخ الزمان  
 والفوق على مشاهير الدوران هـ الصفوة شعبة من نير قلبه  
 الوافي هـ والولاية شعبة من دوحه كرمه الكافي هـ من استند بعروة  
 ارادته فهو الذي ابرق مدايرج الكمال هـ ومن اعتصم بجبل اخلاصه  
 فهو الذي استسعد بحصول العصال هـ غوث الزمان هـ وخليفة الرحمن  
 محبوب الله ووارث رسول الله هـ قدوة اكابر النفس بتيرة قيم القدر  
 الاحمدية شمس الطريقة مخزن الاحسان هـ بدر الحقيقة منبع  
 الايقان هـ كنز الهدى بحر التقي عين العلاء هـ فيض الفيوض سالة العرفاء  
 قطب الحقائق خيبة الاوتاد هـ غوث الخلائق زبدة الاعيان  
 هادي الانام وقبلة العظام هـ عون البرية صفة الرحمن  
 الفاروق في النسب هـ والمحمدى الحسب هـ المهدى المولاه هـ والمدنى المحدث  
 وهو شيخنا وامامنا وقلبتنا وها دينا ووسيلتنا الى الله الحميد  
 حضرة الشيخ احمد سعيد هـ رضي الله عنه وارضاهه وقلبي  
 وروحي ونفسي فداه هـ ابن الوحيد الفريد هـ الشيخ الى سعيد  
 ابن زاهد العصر صفي القدر هـ ابن صوفي الدهر هـ الشيخ عزيز القدر هـ ابن  
 نخبة العلماء الاتقياء الشيخ محمد عيسى هـ ابن سلطان الاولياء الكا  
 ملينه

نسب  
شريف

الشيخ سيف الدين وهو الملقب بمحتسب الامم ابن قطب هند  
 والشام والروم محمد الدين خواجه محمد معصوم الملقب بعروة  
 الوثقى ابن الامام الرياني والمجدد والمنور للالف الثاني الشيخ  
 احمد الشهردي ابن العارفي الاوحد الشيخ عبد الاحد  
 ابن عمدة الساجدين الشيخ زين العابدين ابن النقي البهي الشيخ  
 عبد الحفيظ ابن العزيز المجدد الشيخ محمد ابن الحكيم الاواه الشيخ  
 حبيب الله ابن الامام المتين الشيخ رفيع الدين ابن العالم  
 الحناني الشيخ نصير الدين ابن عالي الشان الشيخ سليمان ابن  
 ذي العلم الزخرف الشيخ يوسف ابن عاليجاه الشيخ عبد الله  
 ابن زبدة العشاق الشيخ اسحاق ابن الداك كرا بالقلوب والافواه  
 الشيخ عبد الله ابن السالك علي قدم صهيب الشيخ شهيب  
 ابن الاكروم الامجد الشيخ احمد ابن الحاكم ذي النصرف الشيخ  
 يوسف ابن السلطان المعين الشيخ شهاب الدين المشهور  
 بفرخ شاه الكابلي ابن ذي الفتح المبين الشيخ نصير الدين ابن  
 العارفي الودودي الشيخ محمود ابن سعيد الاوان الشيخ سليمان  
 ابن يازل الموجد الشيخ مسعود ابن العالم الاكمل الاشتهر الشيخ  
 عبد الله الواعظ الاصغر ابن المحدث المجتهد الاتفي الابو الشيخ

عبد الله الواعظ الأكبر ابن المستغنى عن الشرح والشرح  
 ابن الفصح ابن الواصل المشتاق الشيخ اسحاق ابن الخليل الكرم  
 الشيخ ابراهيم ابن قدوة الأكبر الشيخ ناصح ابن الممتاز  
 في الصحابة بشدة اتباع السنن والآثار سيدنا عبد الله المقدس  
 المطهر ابن الناطق بالصدق والصواب امير المؤمنين سيدنا  
 عمر بن الخطاب رضي الله عنهما جميعين ورفع درجاتهم في  
 اعلى عليين اشعار قلوب العارفين لها عيون كما ترى ما لا يراه  
 الناظرينها والسنة باسرارها تنجيها تغيب عن الكرام الكائنين  
 واجنحة تطير لغير ريشها الى ملكوت رب العالمينها سيبقيها  
 العزيز شراب صدقها وتشرب في كئوس العارفينها طلع شهر  
 وجود الحضرة الولد الماجد من افق السعادة في غرة ربيع الآخر سنة  
 الف ومائتين وسبعة عشر من الهجرة المقدسة على صاحبها  
 الف الصلوة والسلام والتحية في بلدة مصطفى باد المشتهر لا  
 بالرامفورم صانها الله عن الفتن والشروخه والنوار الولاية  
 ظاهرة من جبينه واثار الولاية الهداية واضحة من حركته  
 وسكونه شعر في المهد ينطق عن سعادة حبه انش الجانح طلع  
 البرهان ونشأ في حجر حكم العرفان وحجج والده في تربيته

باحبابه فحفظ القرآن بالتجويد واستغل بتحصيل العلم السديد  
 وتشرف اولا بالحضور عند شيخ والده المجدوب وصار عنده اهل  
 مقرب ومحبوب ولما رجع اليه القطب الاقطاب حضرت الشيخ  
 عبد الله الدهلوي عليه رحمة ربه البارئ به جاء معه في خدته  
 العلية واخذ عنه الطريقة النقشبندية الاحمدية وما بلغ من  
 العمر عشرة كاملة فاحبه غاية المحبة حتى جعله ابنا له وقره عين  
 فازداد بذلك زينا على زين وشرع في تربيته وتسليله مقام القرب  
 والعرفان واذن له في الجمع بين تحصيل الظاهر والباطن في ذلك  
 الاوان فكان يستفيد من علماء وقته العلوم المتداولة ويحضر عند  
 حضرة الشيخ لاقتباس الانوار والمراقبة وكان يمدحه بعلوم استعداده  
 وسمو فطرته ويجلسه قريبا حتى على مسنده سمعت عن الثقة ينقل  
 عن حضرة الشيخ القيومي محمد بن المرحوم قال كنت حاضرا عند حضرة  
 الشيخ القيومي وهذا الولد العزيز مع والده المجيد كانا جالسين قد  
 فنظر اليهما نظر تعمق وامعان ثم قال مخاطبا للاخوان اترون هذا  
 القمري المنيرين والنيرين القيمين ايتهما سبق من الاخر والولد  
 الوالد الماجد ام الولد الاخر فسكتوا كلهم وما اقتدرا احد عليهما  
 فقال في نظري الولد اعلى واتربى الي ربه الارباب والله اعلم بالصواب

وبشره بالسير المرادى وخصه بالمشرب للمحمدى ورفاه الغاية  
 المقامات الخاصة المجددية واعداه الى النهاية الدرجات العالية  
 الاحمدية وميزه بالخلافة الخاصة وشرفه بالامامة العامة  
 كما كتب حضرة الولد عليه رحمته الماحد ان حضرة الشيخ <sup>رضي</sup> الله  
 قد خصني بالتوجهات الشرفية في جميع المقامات المجددية ففرتني  
 في كل منها بما يختصه في الباطن والظاهر ويمتاز هو به عن الاخر  
 من الكيفيات والاسراره والبركات والاثام وما ينبغي كتمانها من الاسرار  
 فامرت بافشاءه بين الاغياره سبحان الله ما ذا ايقن من قوة توجه  
 حضرة شيخنا رضي الله عنه وارضاهه وقابله ورحمته حتى كان  
 يشرع في التوجه الى في مقام من المقامات كان ينكشف على الوضوء اليه  
 في اسرع الحالات فهل كان ياخذ ذلك المقام عن محله ويأتي به فيلقبه على  
 العبد الفاني او يرفعي عن خفض الامكان فيدخلني الى اوج ذلك المقام  
 العالي كما انه رضي الله عنه يوما من الايام من غاية اللطف والانعام طلب  
 غلامه هذا واجلسه قريبا اليه وقرأ الفاتحة الى ابرواح المشايخ زادهم  
 الله تقربا اليه ثم توجه الى فرايت النبي صلى الله عليه وسلم جاء  
 ومعه الامام الرباني المجدد الثاني وخازن الرحمة الشيخ محمد سعيد  
 والعرق الوثقى الشيخ محمد معصوم رضي الله عنهم فجلس حضرة المجدد

النبي صلى الله عليه وسلم  
 زيارت

مكان حضرة سيخي وجلس النبي صلى الله عليه وسلم في الهواء فوق سر  
 المجد وبفاصلة قليلة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوجه الى هذا  
 العبد الضعيف بحيث ان الفيض يرويه عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه  
 هذا الذي يجعل هذه الذرة العديمة المقدار كالشمس مشعشة الا نور  
 وحصل لي من ذلك حالة غريبة وكيفية عجيبة لا يسعها البيان و  
 لا يصفها اللسان حتى وقعت على الارض مغشيا مستغرقا في بحر النسبة  
 الخاصة ثم عرضت عليه ما شاهدته فصدقني وامرني بكتبه وكن  
 في تلك الايام يوم العيد الاضحى شرف قطير خانقاها هذه في مجمع عام  
 بالباس ملابساته الخاصة بيده الشريفة من التاج والعمامة والقميص  
 والنعم على باجانه مطلقه ودعا الى طوي يداها انتهى ما كتبته مختصرا وكذلك  
 استفاد حضرة الوالد من والده الماجد العلوم والحالات واخذ منه  
 التوجيهات في جميع المقامات ولذلك ادخل اسمه السامي في سلسلة  
 بعد اسم حضرة الشيخ العالي لتزيد البركات وتكثر الفيوضات وختمه  
 الله تعالى بمزيد قربه ورحمته والكرامه وفاخر على جميع مرديه و  
 محبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ رضي الله عنه اثنين وتليار  
 سنة من العمر الشريف قصد والده الحرام المنيف واجلسه على  
 مستند ارشاد شيخه وابيه وفوض اليه القبوصية المكنونة



لديه لما رأى أنه قد تحلَّى بحلِّ العلوم الشرعية وتعمَّل بتبجَّان المعارف  
 اليفينية وشخص سراً إلى شمس الحقائق من مطالع النواير و  
 نظر قلبه إلى نور الملك العزيز الجبار وإتاه الأمر الواضح  
 الجلي بالرجوع إلى العالم السفلي وإرشاد العباد إلى خالق السموات  
 بغير عماده وكان أول جلوسه سنة تسع وأربعين ومائين بعد  
 الألف من هجرة منزله العز والشرف فله در مجلس تجلُّه  
 الهيبة والبهاء ولحاظ به الملائكة والأولياء فقام بترويض  
 الغر المصطفوية وسد ميزر لاشاعة الطريقة العلية  
 النفس بندية الاحمدية ودعا الخلق إلى الحق على الاستهاد كما  
 الاستقامة والسداد فاسرع الطالبون إلى الرجوع والانقياد  
 من الهند والخراسان والبخارا والتورانية واجتمع عنده من  
 والصلحاء والفقهاء والانقياء جماعة كثيرة وانفقوا الكلام <sup>صحيحة</sup>  
 فحلوا الفقه من قلبه الزكيه واقتبسوا النواير من وجهه السني  
 البهي وانتهت اليه تربية المریدين وانحصرت عليه تسليك  
 الطالبين وادنى مفاتيح الحقائق وسلمت اليه ارضة المعارف  
 والدقائق فاصبح غوث لوقت علماء وعلماء وقام بالنظر والفتوى  
 وزاد اصلاً وبين الحكم نقلاً وعقلاً وانصرف للحق قولاً وفعلاً ودبر

العلوم الدينية وحقق واملأ المعارف اليقينية ودققت وانتشرت  
 اخباره في الافاق وشيد اليه من كل فج عميق الاعناق فكم رد الى الله  
 عز وجل عاصيا وكم ثبت الله سبحانه به واهتيا وكم فك من قيد  
 النفس اسارى وكم اضحى من خمر الهوى سكارى وكم وهب الله تعالى به مقامًا  
 وحالًا وكم احسن الله سبحانه به حالًا وما لاه وكم ابرأ النفوس من  
 اسقامها وكم شفي الخواطر من اوهامها وكم رب الدنور على بسا الافهام  
 فتاوى لا تقاطرها الالباب والاقلام حتى صارت تلاه ميده اكثر من ان  
 تحصى وشاعت خلفاؤه اشاعة لجل من ان تحصى فكان يكتب لهم  
 الرسائل الشريفة مشحونة من العلوم والمعارف الفالقة ويرسل اليهم  
 الكتب اللطيفة مملوكة من الاسرار والذائق السامية كالانهار الاربع  
 في بيان الطريقة الاحمدية والقادرية والحشوية والنقشبندية و  
 الفوائد الضابطة في اثبات الرابطة والحق المبين في الرد على الوهه <sup>هاين</sup>  
 وسعيد البيان في مولد سيد الانس والجن والذكر الشريف في  
 المولد المنيف وغيرها من مكاتيب كثيرة جمعت في كوارس حمرة  
 وانا اوردهم مكتوبا منها في هذا المقام ليستفيض به الخاص والعام وان  
 القليل يدلك على الكثيره والقطرة تنبي عن البحر الغديره قال صلى الله  
 عنه وارضاه ووافقنا من بركات سره ومحياه <sup>الرحيم</sup> بسم الرحمن

الحمد لله الذي جعل الامكان مرآة الوجوب والوجوب سبباً لاجل الامكان  
 مثل جميع الحامدين والصلوة والسلام الايمان الاكلان على  
 سيد الانس والجان افضل الانبياء والمرسلين ومحبوب رب العالمين  
 شفيع المذنبين قائد الغر المحجلين الذي لولا ما اظهر الله الرتبة  
 وما خلق الخلق شعره هو الحبيب الذي ترحم شفاعة ما كمل هول  
 من الاله المقتدر وعلى اله واصحابه الطيبين الطاهرين اما بعد  
 فقد وصل الى كتاب كريم من الاخ الصالح الاعز الامير سيد ذي الخصال  
 السنية والكمالات البهيثة الشيخ خورشيد احمد الجدي  
 سلمه الله تعالى فرحت بقدمه وانشدت اهلا لسعدى و  
 الرسول وحيداً وحب الرسول لوجه حب المرسلين ولما طالعت  
 المكتوب المشتمل على حقوق المرض حزننت ودعوت الله سبحانه وان  
 يشفيه شفاء كاملاً عاجلاً ولكن يا اخي ان المرض كفارة للذنوب والانتقام  
 مظهر للابدان والاجسام كما ورد في الحديث الصحيح حمى يوم كفارة  
 سنة وان الاسقام والالام يرسلها الرب الرحيم العلام فيكون محبوباً  
 عند المحب الصادق ومرغوباً بالذي العاشق الفائق بل يجد اللذة في الابدان  
 فوق الانعام لان في الانعام شائبة النفس والالام خالص مراد المحبوب  
 لاحظ للنفس فيه اصلاً ويرسا بل تشوى اسفاً ويلا هذه المعرفة الشرف

منوط بالوصول إلى مقام الرضا الذي هو فوق مقامات السلوك واستواء  
 الأيادم والانععام من لوط بظهور التجلي الأفعلى الألهى الذى هو اصل القلب وبالوصول  
 اليه يكون مشرفا بالولاية الصغرى والفناء والقلابى الذى هو ولاية الأوت<sup>ل</sup>  
 المعروفين من السالكين والمجد وبينه وثمرته هذه الولاية نسيان ماسوى  
 الله سبحانه وزوال العلم الحسولى من القلب فان حصل الترقى من هذا المقام  
 وصل إلى الولاية الكبرى التى هي ولاية الانبياء والمرسلين وفيها يحصل  
 تهذيب النفس الامارة بالسوء وفنائها واطمينانها فتصير مطمئة  
 مشرفة بخطاب يائتها النفس المطمئنة ارجع الى ربك راضية عن<sup>ضيق</sup>  
 اى بسبب حصول الاطمينان والفناء صارت اهلا للمشاهدة ربها  
 تعالى ورضى الله تعالى عنها ورضيت عنه فادخل في عبادى المحضين  
 بفتح اللام بعد ان كنت من المخلصين بكسر اللام فادخل جندي اى جنبة  
 ذوق المعارف وفهم الاسرار وفناء هذه الولاية العظمى عبارة عن زوال  
 العلم الحسولى وزوال العين والاشترى وحصول شرح الصدر وارتقاء النفس  
 المطمئنة على سرير الصدر وترك الوطن واختيار جوار الصالحين و  
 انكشاف التوحيد الشهودى كما انكشف في الولاية الصغرى التوحيد  
 الوجودى والفرق بين التوحيد الوجودى والشهودى ان التوحيد  
 الوجودى عبارة عن انكشاف سران الوجود فى مراتب الامكان

وفي كل ذرة من الذرات وفي هذا المقام يتزعم بهذه الابيات شر البحر  
 على ما كان في قديم ان الحوادث امواج وانها مرء فلا يحجبك اشكال  
 تشاكلها، عن تشاكلها وهي استارء لا ادم في المكن ولا ابيس  
 لا ملك سليمان ولا بلقيس فالكلمة عبارة وانت المعنى يا من هو  
 للقلوب مقناطيس و سراق الزجاج و مرقت الخمر فتشابهها وتشاكلها  
 فكانما خمر ولا قدح هو كما نفاذح ولا خمره والتوحيد الشهودى عبارة عن  
 شهود الحق واختفاء الكثرة عن النظر فافترقا واضحا والتوحيد الشهودى  
 لا يدانكشافه بل يحصل الفناء الاثمه وانكشاف التوحيد الوجودى ليس  
 بضراومرئ للسالك اذ لا مدخله في حصول الفناء لهذا وضع امام النظر  
 وبرهان الحقيقة سيدى خواجه بها والدين المشتهر بشاه  
 نقشبند قدس سره طريقة للسالكين التي لا ينكشف فيها التوحيد  
 الوجودى صيانة عن زلة القدم بسبب الجهل عن المعارف العلية  
 والمطالب السنية فاللزام على طالب الايمان بهذه المعارف  
 الشرفية لا السعى في انكشافها بل السعى في الذكر والفكر والاستغناء  
 والمراقبات واداء الطاعات من الفرائض والواجبات والنوافل  
 الماثورات قال الله سبحانه فاذا كروا لى اذكروا واشكروا لى و  
 لا تكفروا لى واي مرتبة اعلى من ان يذكره المحبوب في ملاحظته

ورق في الحديث القدسي من ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي و

من ذكرني في ملا ذكرته في ملا خير منه فلا بد للطالب ان لا يخلو

في وقت من اوقاته عن الذكر الالهي جل جلاله وعم نواله والذكرا عم من

ان يكون بالجنان او باللسان من اسم الذات او الثن والاثبات موصل الى الله

تعالى على سيد الكون وعلى اله واصحابه اجمعين خصه الله سبحانه

بمزيد قربه ورحمته والكرامه ووقفا من على جميع مرئيه ومحبيه

من افضاله والعامه وكان رضى الله عنه ظهرا جميلا حسن الجسم

ما يحن اطول من مربع القامة باسمر اللون كث اللحية عظيم

الراس واسع الجبين ضليع الفم اقنى العرنيين وفي وجهه المنور

تدويره وفي عينه الحكمة تنويره فكان حلييا متواضعا متادبا خاشعا

مشملا على اكل الاداب واعلى الاوصاف بالنهاية موصوفا

باشرف الاخلاق واسنى الصفات بالغاية متخالقا بالاخلاق النبوية

ومتصفا بالصفات الالهية مما ريت احسن منه خلقاه ولا وسع

صدره ولا اكرم نفسه ولا اعطف قلبا ولا احفظ عهدا وكان

شديدا الخشية كثير الهيبة كريمة الاخلاق طيب الاعراق

البعيد الناس عن الفحش واقرب الناس الى الحق لا يفضى لنفسه

ولا ينتصر لغير مرية وكان العلم مهذب به والقرب صود به <sup>للعلم</sup>

ذكر الله  
اور نفى اشرا

حليم

صناعته والكرم بضاعته والذكور زير والفكر سيرة والمكاشفة  
 غذائه والمشاهدة شفاؤه واداب الشرعية ظاهره واوصاف الحقيقة  
 باطنه ودايم الذكر وظاهر الخشوع صابر على حفظ حاله ومراعاة  
 اوقاته ظاهره مع الخلو وباطنه مع الحق من رأى وجهه ذكر الله  
 ومن صحبه فنى عن غير مولاة اذا قرأ القرآن صار كالشجر الموسوي واذا  
 صلى الصلوة خرج الى العالم العلوي بحب العزلة ولا يطلب الشهرة ولا يظن  
 شيئا من الحالات ويكتم الكشوف والكرامات ويعدها نقصا من  
 درجة الاستقامة فكان ذاته المقدسة كرامة الكرامات ولو  
 اجمع ما رأيت من خرق عاداته وكشفه الفخيرة لكان مجموعا في محله  
 عظيمة ولكن لا تخلو هذه الجملة بشي من ذلك وليكون كالذكر

لما هنالك كما وصلت في سفر الحج الى البندر المنبهي ما وجدت  
 مركبا الى شهرين فاضطربت غاية الاضطراب فتوجهت مستغيثا  
 الى ذلك العالي الجناب فظهر في الواقعة على شاطئ البحر وسيد العصا  
 ينادى ابن فلان وفلان لا صاحب المراكب العلى جلس عندكم ولد  
 من زمان فما عيتم له مركبا فاركبوه الان فحضر مركب كبير بغتة  
 من بعيد فحملوني فيه من غير لولمى ولا شهيد واما قريب  
 البحر فرضت بمرض اليبس وخرج في ابطن وتبلى عظيمه فبعد صلوات

المغرب توجهت الى قدوة الابدال في الساعة الشق الذليل كما انما نشطه

من عقالي فلما ركبت البحر ووصلت الى قرب جدة وقع طوفان

شده يشد منه كل زكي وسديده فتوجهت الى حضرة غوث المرید

فرايت كأنه حضر واخذ المركب من اسفله بيده الشريفة واخرجه

من الغرق المبين في الحال رفع الطوفان وحضرنا سالمين ومرة

ضللت عن بعيري والرفقة في الحج ليلة فرد لفة فاضطرت

واستغثت بحضرة الغوث الجليل فحضر ونادى باعلى صوته لثنا

وهذا في السبيل وتزوج مرة واحد من اقاربه فما ولد له بعد

التزوج عشر سنين فتكلم فيه اقارب الزوجة بانه عنان

فعرضت في خدمته اضطرابه والتمست من جنابه اعانه فقا

اولم تو من بقدرة الله يا مظهر ومنه تعالى بيد الامر ويعيره فصرف

فيه فولد له مع وجود الموانع غلامه ثم انقطع التوالد منها الى

الان وقد مضى عوام وعشرون كتب اليه بعض المخلصين من الائمة

بان اهله حامل فيما يولد في ذكرا وانثى فبشره رضي الله عنه بانه يولد

لك غلامه فاطمة بن به ووقع كما بشره الامام الممام ومرة ذهبت معه

الى مريض قد احتضره فالتمس اهله الشفاء من سيدي ولي الله المقتدى

والحواعليه فغلبته الرحمة فتوجه اليه فعادت روحه وحرور



نفسه وفتح عينيه ووفي حيا الى مدة كتيبه وما ذلك الا من تصرفاته

القويبه ووقع في عرضه جماعة من المنكرين وشرعوا في مطا<sup>عنه</sup>

بين المخلصين و ارادوا بذلك اطفاء نور الله المبين وفسدوا على

ذلك وارضوا عنهم و منع من تعرضهم المرید برفق الله الذي لا اله

غيره مالك الملك ذو الجلال و الاكرام و رايتهم كلهم خذم الملك

العزیز ذو القهر و الانتقام فمنهم من استل<sup>ب</sup> بالجنون القاض و منهم من

مات بالموت العاجل و منهم من اسود وجهه حين الارواح

و منهم من خرج من فيه البجاسة في تلك الحال فنعوذ بالله

من غضب الله و غضب اوليائه و نساله حبه و حب احبائه

و حين خرجت حاجا سنة اثنين و سبعين و وقع لي قاع في الطريق

و المدينة الشريفة و البلد الامين و من العناية الالهية و الاطاف

المصطفوية فلما رجعت الى وطني اخبرتني الوالد الشريفة و الاخوان

بكثير من تلك الوقائع باخبار حضرت الوالد قطب الزمان و هو الله ما

كان مطلعا عليها الا الله الواحد الديان و كثيرا ما كان يخبرني بالاشياء

قبل وقوعها من خيرا و شره فتقع كما اخبرته ذلك العارف الاكبر

من غير زيادة و لا نقصا و كنت ارى في مجلسه الشريف حضور

الارواح القدسية من الانبياء و الاولياء و رجال الغيب بل روح

سيد الانبياء والمرسلين عليه وعليهم الصلوة والسلام من غير ريب  
 وبهما يختلج في بابي شبرية في العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة <sup>فاحضر</sup>  
 للتحقيق عند المرشد المفضل فبجهد التفاته الى تلك العقدة <sup>ال</sup>غير  
 الى غير ذلك من اطلاعه على الامور الغيبية وحضوره في الاما  
 المختلفة واستجابة الدعاء والتصرف في الاموات والاحياء و  
 كشفه عالم الارواح وعالم المثال والاشباح واشرافه على القلوب  
 مما يحصيه علام الغيوب على ما اختص به من احياء القلوب الميتة  
 ومشاهدة مقامات الحقيقة والتلذذ بالطاعات في الخلوات <sup>والجلاء</sup>  
 ومراعات النفس مع الله سبحانه وحفظ الادب معه في تلقى <sup>الادب</sup>  
 في الاوقات والرضا عن الحق تعالى في جميع الحالات والبشرى له من <sup>لسواة</sup>  
 الابدية في الدنيا والاخرة وكما الاستقامة على المأمورات والتجنب  
 عن المنهيات الى اخر الحيات مما يعجز عنه الطاقة البشرية وكل هذا <sup>بفضل</sup>  
 العناية الالهية والقوى الروحانية فانه لا يحول الملك وعطاياه  
 الا محامله ومطاياه خصه الله بمزيد قربه ورحمته واكرامه و  
 افاض على جميع مرديده ومحبيه من افضاله وانعامه ولما بلغ  
 رضوانه عنه من عمره الشريف سبعا وخمسين ووقع في الهند  
 ذاتن عظام قتل المسلمين ونهبهم من النصارى الليامه وغشيت

۱۱) الداهية في تلك البلدان الخاضع والعامه وخریت بلدته الدہلی  
 التي كانت معروفة بالكوامه وكان ذلك سنة اربع وسبعين  
 في القرن الثالث عشر من هجرة فخر الانصار والمهاجرين اليهم  
 بالخروج فهاجر مع جميع اهله وعباله واخوانه وكانوا زهاء تسعين  
 بغير نظر الى الاسباب متوكلا على الله الكافي الوهاب فكفاه الله  
 وعصمه ومنعه من اعدائه الكافرين الفاجرين بعد ما ادركوا  
 وارادوا قتلهم وخرابهم وهد الله سبحانه كيدهم ومكرهم وجعلهم  
 مطيعين خادعين الى ان وصل الى بلد الله الحرام وتشف بالرحم  
 والمشاعر العظامه واستفاض الفضائل من حقيقة الكعبة الربانية  
 خصوصاً والحقائق الالهية عمومًا ففاض على الطلاب الكثير من  
 اربعة اشهر في هاتيك البقعة المشرفة ثم توجه الى المدينة المنورة  
 وفاض بمناها من حضرة الرسالة بل فوق الرجاء من تشرهات  
 وتكريمات والطف وحنانيات حتى صار فانيافيه وفي اواخر  
 باقيا به وباوصافه فعومل معه ما لا يعبر بعبارة ولا يشاء  
 باشارة فهاجرى بين المحب والمحبوب من الاسرار والبرهان الاستثنائي  
 من الاغياره واختاره الحبيب سيد المقرين والابرار صلي  
 عليه وسلم لشرف جوارحه وقرب الدار والى عليه اعيا

طَيِّبَةٌ وَسَادَاتُ بِلَادِهِ وَاسْتِفَادَ وَأَمِنَهُ الطَّرِيقَةَ الْعَلِيَاءَ وَاعْتَمَنَ صِحْبَتَهُ  
الْإِسْنِيَّةَ فَاجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْمَحَبَّةُ وَالْكَرَمُ نَهَائِيَةَ الْكِرَامَةِ وَكَثُرَ إِشْرَاقُهُ  
فِي الْخَلَائِقِ وَزَادَ اسْتِعْرَاقُهُ فِي حَقِيقَةِ الْحَقَائِقِ وَالْحَمْدُ هُنَاكَ زِيَادَةٌ

الْفَضْلِ وَالْكَرَامَةِ **بِعَفْرِتِكَ** وَلَمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ إِلَى عِوَمِ

الْقِيَمَةِ فَضَرَفِي تَبْلُكَ الْبَشَائِرَ الْعَظِيمَةَ وَعَلِمَ مَا فِيهَا مِنَ الْإِشْرَاقِ

الْقُصُورِ، وَاشْتَقَاقِ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى قَائِلًا دُنِي فَمَدَى لِي هُوَ وَتَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ

التَّجَلِّيَّاتُ الذَّاتِيَّةُ وَلِحَاطَتِ بِه الْأَمْوَاحِ الْقُدْسِيَّةُ حَتَّى شَرِبَ

كَاسَ الْوِصَالِ مِنَ الْحَيِّ الْبَاقِي بِلَا زَوَالِهِ بَيْنَ الظُّهُورِ وَالْعَصْرِ فِي الثَّنَائِي

مِنْ بَرِيحِ الْأَوَّلِ مُوَافِقًا لِمَنْ كَانَ عَلَى قَدَمِهِ فِي الْأَزَلِ سَنَةٌ أَلْفٌ

وَمِائَتَيْنِ وَسَبْعًا وَسَبْعِينَ هُوَ وَقَدْ بَلَغَ عُمُرَهُ الْمِائَتَيْنِ وَسَبْعِينَ وَصَلَّى

عَلَيْهِ حَاضِرًا فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ وَغَائِبًا فِي الْحَرَمِ الْمَكِّيِّ بِرُحْمَةٍ عَظِيمَةٍ

لَا يَحْصِيهَا السَّائِلُ الْحَاسِبُ وَلَا يَضْبِطُهَا قَلَمُ الْكَاتِبِ هُوَ **وَدُونَ**

بِالْبَقِيَعِ حَيْثُ أَوْصَى بِمَجْنِبِ قَبِيَّةِ سَيِّدِنَا عَمَّانَ بْنِ عَفَّانٍ مَرَضِي <sup>اللَّهُ</sup>

عَمَّنْهُ وَأَسْبَغَ عَلَيْهِ الرُّوحَ وَالرِّيحَانَ هُوَ وَأَسْكَنَهُ بِجُبُوحَةِ أَعْلَى

الْجَنَانِ فِي جِوَارِ سَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجِنَانِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى

وَأَصْحَابِهِ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ هُوَ وَنَفَعْنَا بِعُلُومِهِ وَبِرَكَاتِهِ وَقَدَّرْنَا

بِاسْرَارِهِ وَتَبَيَّنَتْ لَنَا فِي زَمْرَةِ خُدَامِهِ بِبِرِّكَاتِهِ تَرَابِ أقدامِهِ

امين يا رب العالمين وقد اخرج وفاته اجل افاضل المدينة المشرفة  
 على صاحبها افضل الصلوة والسلام والمحبة مولانا عبد الجليله  
 بلغه الله الوغاية الكمال والتكميل في قضى قطب الاقطاب الشهير  
 باحمد في مسعدي امام العلم والحكم والهدى في منار الطريق  
 النقشبندية التي لها جده في الالف اصح مجلد واداء ومد  
 حل في ذال قبر ناديت اترخوا في سعيد شهيد بالجنان محمدا  
 وقد ان لنا ان نشرع في الدعاء بحصول المطلوب والتمني من سائر  
 به وبمشايخه الكرام اهل البقاء والفناء فنقول في شهر الذات  
 عالم الشان في وحيد المختار من عدنان في وكذا ابو بكر خليفته  
 الذي في فضل الصحاب بر ابح الامان في وكذا بسابق فارس من معدن  
 الرسول المصطفى سلمان في ويقاسم احد الكبار السبعة ال في فقها  
 بحر العلم والعرفان في ايضا باب مدينة العلم الامام في مر على الكرار  
 بالمطعمان في وكذا بمن لطفنا نزل عن خلافة جده الحسن  
 العلي الشان في وسيد الشهداء الحسين للجبتي في امن وكثيره  
 ينسى كرا لا جفان في وكذا بيزيد العابدين عليهم السلام في المنعاه  
 باني في وجميع البحرين جعفر من في من الصديق طامي والفقهي الرباني  
 وكذا بسائر البيت المصطفى في سفن النجاة ائمة الاحياء في وبقطب

بسطام جناب الى يزيد من سما يشواهد الاحسان وكذا الو  
 الحسن المقدس سر قطب الوجود علي الخرقاني وكذا بمن  
 يعزى لقاسم مدجناه ب الى علي نال سيرتداني وكذا ابو يعقوب  
 من حاز المهدي قطب الحقائق يوسف المهدي وبراس سلسلة  
 الشيخوخ العجد والى في عبد خالق انهم والجان كما وكذا ابرو كرم بحر  
 الفضائل على عامر ف بالله عن وجداني كما ويمن الى الجير فغن بنتمي  
 محمود سيرة السري الصمداني وهو علي الراميتي النجاج قطب  
 اعزة منحوا فتوض تهاني كما ومحمد بابا السما سي الذي في السعي العولم  
 فيضه النوراني كما ولسيد السادات حبرهم وكلاه لي منبع العرفان كما  
 البرهان كما وكذا بها والدين شاه النقشبند كما محمد غوث الوري  
 السبحاني كما وغلاو دين الحق عطار الوجود كما ومحمد بن فلاح الرحمان  
 والمجتبي يعقوب الشرخي من شرف الوجود بفضل الانسا  
 وكذا بنا صر ديننا العالي عبيد لله من حاز المقام الداني  
 وهو الذي فلك العلا كجباية كما في قلبه الطامي بفيض معاني  
 ومحمد ذلك السامي براهد كما فيما سوالك من الحديث القاني  
 وكذا بدر وليت محمد الذي كما رقى القلوب بنفحة الروحاني  
 ومحمد ذلك الشهير من خواجكي كما ومحمد الباقي بروبي داني

وكذا مجد دالِّنا الثاني السَّمِيَّ كذا باحد قَيَّومنا الربَّاني  
 ذاك الذي حاز المعارف والعلو كذا مريكتف حق عنده وبيان  
 والعروة الوثقى المبتين محمد كذا معصوم سرشاع في كتمان  
 وكذا محمد هم سعيد من حوى كذا سر النيقا جل عن اذهان  
 وكذا بعبد ميمى احد علا كذا ومحمد هو عابيد حقا  
 وكذا سيف الدين تمسيد ال كذا سادات نور محمد ذى الشان  
 وبمن سما فلك الشهاده شمس كذا دين مظهر الانوار ذى فيضاً  
 وهما هم اعنى اعلام علي كذا مقدا ام قطب عوالم الامكان  
 والى سعيد من سمي محمد كذا بخل المجد وقبلة الاعيان  
 وباحمد السعداء غوث الخلق كذا من جذب القلوب لولحد بيان  
 جُد يا الهى ميثمة وتفضلا كذا بفيوض نور اقدس من بجان  
 انا عبدك الجاني المسى بذنبه كذا ولانت ذوا الاكرام والاحسان  
 ما لي جميل صالح اذنوبه كذا فامتن علي بفضلك الرحمن  
 وامدِّ هذا الجمع منك بنفحة كذا يورق بها في حربة الاحسان  
 واجره من نار البعاد وكوبه كذا عوننا على الاعداء والشيطان  
 وصلواتك العظمى على طه من كذا تبع الهدى بحببه الايمان  
 تمت الرسالة بالخير والحمد لله على ذلك وصلى الله على خير خلقه محمد وال واصحابه

ولما أرسل هذه الرسالة جناب المؤلف قدس سره من مدينة  
الطبية المطيبة على صاحبها الف الف صلوة وسلام إلى  
جناب شيخه ومرشده قدس سره الله تعالى ليرى الأقدس كتب بخطه  
الشريف

مؤلف هذه الرسالة الشريفة العبد الاحقر محمد مظهر كان الله  
له عوضا عن الاضغرو والاكبره امرسلها الى خدمة مولانا مرشد  
الساكنين وهادي المردين حبيبتنا في الله الاحد الحاج  
دوست محمد متع الله للسائين بطول بقائه وراجيا من حضرتته  
خير دعائه من لقاء رب العالمين وعراقته سيد  
المرسلين صلى الله عليه واله وصحبه اجمعين آمين

انتهى كلامه الشريف

وحدیثه  
المنف

فان كان المؤلف قدس سره  
بما جازى ان ارجو ان يفرحوا  
والنيل للبر



کتابخانه



# تعلیق کا

۱۔ ورق ۳ ب یہاں شیخ یوسف کے بعد شیخ اسحاق بن عبداللہ ہونا چاہیے۔

(رک مقامات خیر ص ۳۳)

۲۔ " " " گویا شیخ عبداللہ کا نام دو مرتبہ لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ " " " حضرت فرخ شاہ کے بعد نور الدین کا نام آنا چاہیے یعنی حضرت

فرخ شاہ کے والد کا نام نور الدین تھا (مقامات خیر ص ۳۳)

ورق ۴۔ اس ۳۱ اس نسب شریف کے بارے میں جدید تحقیق کے مطابق

حضرت ناصر بن عبداللہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک

چار نام مزید شامل ہونا چاہئیں یعنی

ناصر بن عبداللہ بن عمر بن جنح بن عاصم بن حضرت عبداللہ

بن حضرت عمر فاروقؓ۔ مولانا زید الحسن فاروقی کے قول کے مطابق

زبدۃ المقامات اور حضرات القدس میں چھٹا نہیں واسطے لکھے

ہیں وہ درست نہیں بلکہ حضرت مخدوم عبدالاحد سے حضرت

عمر فاروقؓ تک بتیس واسطے درکار ہیں۔

ملاحظہ ہو مقامات خیر مطبوعہ دہلی ۱۳۹۲ھ ص ۲۶-۲۷-۲۸

ورق ۴۔ الف سے ۱۳ تک۔ رک محمد مظہر شاہ، مناقب احمدیہ و مقامات

سعیدیہ۔ دہلی ۱۲۸۲ھ ص ۷۰

ورق ۴۔ ب سے یہاں "المجذوب" سے مراد حضرت شاہ احمد سعید کے

والد بزرگ حضرت شاہ ابو سعید کے پیر اول حضرت شاہ درگاہی

قدس سرہ مراد ہیں۔ جن پر اکثر جذب کی کیفیت ظاہری رہتی تھی حضرت شاہ احمد سعیدؒ خود فرماتے ہیں۔

در زمان خودی ایام حفظ قرآن مجید اکثر خدمت حضرت شاہ درگاہی قدس سرہ کہ پیر اول والد ماجدم بودند میفرمتم ایشان برین کمال عنایت میفرمودند..... الخ

{ مناقب احمدیہ و مقامات سعیدہ ص ۷ }

حضرت شاہ درگاہی متوفی ۱۲۲۶ھ / ۱۸۱۱ء کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔

امام الدین انوار: مجمع الکرامات اور حالات شاہ درگاہی وغیرہ اہل سال ۱۲۳۱ھ

قلی مملوک مولوی احمد علی شوق رامپوری بحوالہ تذکرہ کا ملان رام پور ص ۵۸ - ۵۹

ورق ۴ ب ۷ "وقتیکہ حضرت والدہ بحضور حضرت شاہ صاحب (شاہ غلام علی دہلوی)

رحمۃ اللہ علیہ مشرف گشتند عمر مردہ سالہ تمام نشہ بود" (مناقب احمدیہ ص ۷)

ورق ۵ ب ۷، حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مندرشتی کے بارے میں

خود اس طرح وضاحت فرمائی ہے:-

در ماہ جمادی الاخری ۱۲۲۹ھ..... شوق حرمین شریفین

برایشان [حضرت شاہ ابو سعید] غالب شد..... و فقیر را بجائی

خود نشانند و عمر من بسی و دو رسیدہ بود

(مناقب احمدیہ و مقامات سعیدہ ص ۷)

ورق ۶ - ۱ - ۷. مقدمہ کتاب حاضر

۱۷ ورق ۱ - ۱: شیخ نور شید مجددی۔ ان کا نسب حضرت خواجہ محمد یحییٰ کے توسط

سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ تک پہنچا ہے۔ ان کی اول بیعت شاہ

رؤف احمد راحت مجددی سے تھی۔ پھر حضرت شاہ احمد سعید کی خدمت میں حاضر ہو کر

فیض یاب ہوئے۔ شعر و سخن کی طرف زیادہ رغبت تھی۔ فارسی وارد میں شعر

کہتے تھے۔ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان تھے۔ مرزا غالب اور حکیم مومن خان مومن سے ملزمت تھا۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں میاں خورشید احمد لودھیانہ میں قید فرنگ میں تھے۔ حضرت شاہ احمد سعید حب ہجرت کے ارادہ سے اس طرف سے گزرے تو توانہیں آزاد کروایا۔ میاں خورشید احمد آزاد ہونے کے بعد مع اہل و عیال کابل (افغانستان) چلے گئے۔ وہیں سکونت اختیار کر لی۔ امیر کابل ان کی بہت عزت کرتا تھا۔ آخر عمر میں تنہا حرمین الشریفین کو ہجرت کی نگرہ میں فوت ہوئے ملاحظہ ہو:

(۱) مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ ص ۲۳۸

(۲) ذاکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین ص ۴۳

راقم کو بعض کتب خانوں میں میاں خورشید احمد کے بعض رسائل تصوف بصورت مخطوطات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

۱۔ ورق ۱۱۔

نشان زدہ عبارت "ثم توجه الی المدینۃ المنورہ" تا "من الاعتیار" انہیں مولف کی دوسری اہم تالیف مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ تالیف (۱۲۸۱ھ) میں موجود ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رسالہ (رسالت عنبریہ) مناقب احمدیہ سے پہلے تصنیف ہوا۔ ہمارا قیاس ہے کہ اہل عرب کی ضرورت کے لئے حضرت شاہ احمد سعید کی وفات ۱۲۷۷ھ کے موقع پر ہی اسے تصحیح عربی میں تالیف کیا گیا ہوگا۔

مناقب احمدیہ میں اگرچہ مولف نے اس کا نام نہیں لکھا تاہم واضح طور سے بتایا ہے کہ جیسا کہ ہم نے اپنے مختصر رسالہ مناقب حضرت ایشان یابین عبارت مختصر جامع اکتفا نمودم

مناقب احمدیہ کے عربی ترجمہ میں مولف کے اسی رسالہ مختصر کو "المناقب الصغریٰ" کے نام سے یاد کیا ہے۔ ص ۲۳۷

﴿ المناقب الاحمدية والمقامات السعيدية ﴾

طبع من جيب ملا احمد صفا الحاج بن عباس الطاشيلكى

بو كىتاب نىك باصمه سنه رخصت ويرلدى سانكت پيتر بورخا  
۲۰ نچى مايدا ۱۸۹۶ نچى يلدە \*\*

اوشبو كىتاب قزان اونيويريسيتي نىك طبع خانەسندە باصمه  
اولنمشدر ۱۸۹۶ نچى سنە دە

Дозволено цензурою. С.-Петербургъ, 20 мая 1896 г.

КАЗАНЬ.

Типо-литографія Императорскаго Университета  
1896 г.

# ضمیمہ

## خودنوشت احوال مولف رسالہ ہذا

حضرت شاہ محمد منظر مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جو انکی تالیف " المناقب الاحمدیہ والمقامات السعیدیہ " سے ماخوذ ہیں

طبع قرآن ۱۸۹۶ء ص ۲۹۵-۲۹۹

❦ خانہ کتاب فی ذکر بعض

عنايات حضرت الوالد قدس سره على مؤلف هذه الرسالة عفى عنه الذي هو اصغر اولاده صورة ويعلم نفسه كالدخان الذي للنار منه عار لفقد النسبة معنى ويبين اولا بطريق الاجمال ما افاضوا عليه بحسب النسبة الصورية اظهارا لشكر الحق سبحانه بواسطة حضرة الوالد الماجد قلبى وروحي فداه قال الله سبحانه وامانعة ربك تحدث ثم يومي الى فقدان النسبة المعنوية ايضا لان خوف هذا غالب جعل الله الخاتمة بالخبر آمين وتمت ولادة الفقير في الثالث من جمادى الاولى سنة مائتين وثمان واربعين بعد الالف داخل الخانقاه الشريفى قالت الوالدة المرحومة رأيت في المنام وانت في بطنى ان القمر في حجرى فذكرته لجديك الامجد فقال يكون ولدك هذا كالقمر منورا ولهبدا كانت تقول والسدى لى قمرى وجوهرى وتحبنى اشد حبا من بين الابناء الثلاثة ويقول الحضرة الوالد قدس سره ان جدك الامجد الذى كان له كشف صحیح بشرك بالبشارات

❦ قوله ويبين انه اعلم ان

المقصود من هذا التطويل

ان التربية الباطنية

على وفق الامام الربانى

قدس سره موجودة الى

الان خلافا ليرزعه بعض

الاخوان وان السالك لا

يفتر بشارات الشيخ

المرشد له لانها لازدياد

جهك وسعيه فى الطريق

وقد امر بها الشارع بقوله

صلى الله عليه وسلم

بشروا ولا تنفروا

ويسروا ولا تصروا

وكذلك لا يفتر بمكاشفاته

ومشاهداته لانها لجلبه

وجذبه الى الحق تعالى

وعزوفه وزهده عن

الدنيا وقد ورد فى

الحديث القدس من

تقرب الى خرافا تقربت

اليه باعوا من انانى بمشى

ايتيه هرولة بل يكون

على نفسه بصيرة ويجعل

مدنظره قباعتها وشرارتها

ودعوى انانيتها بل

السويتها ويتفطن

تسويلاتها ومكائدها

ويعلم ان العبرة بالخاتمة

فلا يامن مكر الحق ويخاف

سخطه سبحانه فكلامى

هذا لا يتم الا فى آخر

الخاتمة بنام هانين

النسبتين فلا تاخذ

بعض الكلام وتترك

بعضه تخطيط عشواء

فتنبه منه قدس سره

الضليمة وسياك منظر محمد وقال في تاريخ ولادتك مظاهر محمدى الدال

١٢٤٧

على الشرب الحمدي وقال الشيخ عظيم الله المرحوم حضرت مرة عند حضرة  
جديك الامجد وانت في حجره يقبلك ويشبك ويقول بفوح من هذا الولد  
رايحة اولى العزم ويكون ان شاء الله تعالى ذاشان عظيم وكنت ابن  
سنة توجه جنابه الى الحرمين الشريفين ومع هذا وجهه الشريف حاضر لدى  
ومحفوظا لي لا يطرأ غفلة على هذا المحضور قط وفي الصغر كنت اتشرف  
بلقاء حضرة الحق سبحانه في المنام وكنت ارى جبرائيل عليه السلام ايضا  
واشاهد جمال سيد الكائنات صلى الله عليه وسلم وحفظت القرآن المجيد  
في سن التسع وقرأت اكثر الكتب الدراسية الدينية على  
حضرة القبلة فعناية بي ليست بمثابة يمكنها التقرير فضلا عن التحرير  
ولو جعلت نفسي فداء لنراب مرقدك بحيث لا يبقى مني اسم ولا رسم  
ما ادبت من حقه بعد شيئا ( شعر ) روح بظاهرة وباطنه قتل \* ما ان  
له اثريبين فيعلما \* عن جوده كل اللسان وليس لا \* قلم اللسان بمدحه  
ان يعلما \* وله العناية بي فكل شعر من \* جسدي يقوم بشكره متنعما \*  
وطلبني في صغر السن وقتا خاصا والطفني بالبيعة ولقنتني المراقبة الاحدية  
وجعلني قرب البلوغ فائزا بدوام انتظار الباطن الذي هو من مبادئ  
دوام المحضور ويعلمني شرح الملا الجامي قدس سره في النحو وهو في سن  
اثنين وعشرين صرت فارغا من العلم الظاهري وسلوك الباطن ومأذونا  
مطلقا وشارعا في توجه المریدين واحال رجالا الى التقير بل امرني بالتوجه  
في حضوره واقادني كتب التصوف خصوصا مکتوبات حضرة المجدد مرتين  
بكمال التحقيق والتدقيق واجازني بزيارة مزار حضرة المذكور الى  
سرهند الشريف فشاهدت عنایات كثيرة من ذلك الجناب على وتوجه الى  
في جميع المقامات المخصوصة وحل من المكتوبات المواضع المغلفة وكتب  
رقعة العناية العالية لهذا الخير بمنزلة كتاب الاجازة مشتملا على كثير

من

٢. قوله ذاشاناه وكنت  
انرقب ذلك الشأن  
حتى ظهر بعد ثلث  
وثلاثين سنة حين تطاول  
الناس على واستضعافهم  
اباى وتكلمهم في بيا  
ليس بحق وعلم انزعا  
جس منها بتثبيت الله  
تعالى وفضله ورحمته  
فتبلى هو هذا فليتنبه  
وكم لله من لطف خفي  
يدق خلفا من فهم الزكي  
( منه قدس سره )  
٣. قوله قطاه وما احال  
ذلك الامن تصرفه قدس  
سره في كما اخبرني  
المولوى حسين على  
الباجورى انه قدس سره  
اخذني مرة من حجر  
الحاضنة ووضعني في  
حجره الشريف وصاح في  
اذني بلفظ جلالة  
فارتعدت فرائص من  
ذلك واضطربت زمانا  
انتهى ( منه قدس سره )

من المدح وفيه ان نسبتك هي نسبتنا بلاتفاوت ولكنها بعيدة من الادراك  
 وصدقه حضرة قبلتنا وقال قويت نسبتك بالتفات حضرة الامام الرباني  
 في جميع المقامات كثيرا ثم تجاوز عن الحد شوق الحج وزيارة اكرم  
 الرسل صلوات الله وسلامه عليه وعليهم فاستجزته فلم يرض وقال لا اري  
 سفرك خيرا والالحاح مني وشفاعته الوالدة الشريفة وغيرها من الاكابر لم  
 يقع في معرض القبول ولما تغير حالى بغلبة الشوق قال لا يجوز لابي يوسف  
 بعد البلوغ الى مرتبة الاجتهاد تقليد ابي حنيفة رضي الله عنهما فاعمل  
 بما ظهر لك ففرضت عليه انه يظهر لي ان هذا مرض الحق سبحانه وارجع  
 ان شاء الله تعالى سريعا بالخير التام وما قاله حضرتكم من غلبة المحبة فهو  
 عين الصواب ولكن انكشف لي حقيقة الحال باحسن الوجوه فلا جرم اذن لي  
 وبكى وقت وداعي كثيرا وقال حزني من فراقك كحزني من فراق  
 والدي الماجد قدس سره حين عزمه للحج وقال ايضا ان خانقاهي في  
 نظري مظلم بدونه وهو نور بيتي ورقم من شدة ألم العجز في رقعة  
 العالمة اخترت لنفسك بيتا وتركتنا بلا بيت حسبي الله ونعم الوكيل  
 شدت ظهرك وكسرت ظهري وايضا كتب في اخرى انما كنت اخاف  
 من ألم هجرك فتصبرت به لعدم مجئتي بالوصال والتزم الفقير الدعاء لك  
 وقت السحر جعله الله تعالى مقبولا واعان في جميع الامور الظاهرة  
 والباطنية والدنيا ايضا مضطربة الحال من هجرك فاغاث الله القلوب  
 وكتب في رقعة اخرى فرح قلب الفقير في يوم يأتي كتابك بعد الفراغ  
 من زيارة الحرمين الشريفين من بندر منبى بان متوجه الى دهلي والله  
 تعالى قادر على ان يفعل الامر المسطور (بيت) سپردم باومايه خویش را \*  
 اوداند حساب کم ویش را \* رباعی \* خوش آن وقتی و خرم روز کاری \*  
 که یاری بر خورد از وصل یاری \* بر افروزد چراغ آشنایی \* رهایی  
 یابد از داغ جدایی \* معناها ما احسن ذلك الوقت وما افرح ذلك

معناه اودعت عند  
 بضاعتی وهو بحر  
 الحساب من التقصير  
 والزيادة (منه)

الزمان الذي يحظى المحب من وصال محبوبه فيسرج سراج الوداد ويتخلص من وسمة الفراق وازخم الراحين لا يضيع ودائعه وكتب الى الشيخ جمال الدين الكشميري في منبى<sup>١</sup> ان اللازم لذلك الجناب بعد وصول ولدي ان يجعلني مطمئنا بما يصير معلوما من احواله لان قلب الفقير من فراقه مبتول افاث الله القلوب حسبى الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير ووصلت نسخة ولدي الى النجف في سنين ارسله الله تعالى الى اقصى الغاية وبارك في عمره كثيرا بمنه وكرمه وخدمته ولدي خدمة جميع المشايخ الكرام وجرر الى الشيخ عبدالقدير الكشميري انه اذا كان عزم الحرمين الشريفين فلا بد من اخذ العلوم واسرار الباطن من ولدي الذي هو نسخة معارف الفقير والوقت مقتنم ولا ادري هل يحصل ملاقاته الفقير او لا وفائدة ملاقاته القراء<sup>٢</sup> ان يحصل عرفان الحق سبحانه ونصيب كامل من نسبة الحضرات والسلام وفي مكة المكرمة اخذت السند في جميع العلوم ايضا عن شيخ الاسلام مفتي بلد الله الحرام مولينا السيد عبدالله مير غنى عن الشيخ عبدالملك عن والده الشيخ عبدالمنعم عن والده الشيخ تاج الدين القلى عن المسندين الجليلين الشيخ حسن العجوى والشيخ عبد الله بن سالم البصرى رحمة الله عليهم وثبتتها مشهوران ويقول مولاى السيد ابراهيم ابن السيد عبدالله مير غنى ان والدى المرحوم فى غالب ظنى تلقى عن الشيخ الاجل محمد صالح الغلانى مؤلف قطف الشرف الحمد لله على ذلك ولما حججت ووصلت الى منبى<sup>٣</sup> ارسل سبدي الوالد هذا المكتوب الى بسم الله الرحمن الرحيم فليطالع ولدى الاعز الارشد حاج الحرمين الشريفين سلمه الله تعالى واوصله الى غاية ما يتمناه من المحروق بنار الفراق والعجزان احمد سعيد المجددى المعصومى بعد السلام المسنون والدعوات المشجونة بالترقيات انه وصل المكتوب الرغوب من قرة العين<sup>٤</sup> ومصرة الاذنين مؤرخا بعشرين من

بقوله نسخة اه اراد قدس سره بالنسخة الذات الجامعة للكلمات الظاهرة والباطنة وينصح بها نصبتها من شامة التقايس والعيوب (منه) رضى الله تعالى عنه (وارضاه)

٣ قوله قطف اه هو اسم ثبت الشيخ المذكور وكان رحلة فى زمانه صاحب الاسانيد العالية باحق الاصغر بالاكابر تقع له ثلاثيات البخارى باننى عشر وسافط (منه) رضى الله عنه



صفر مشتقاً على النزول من المركب ودخول منبى وفرح العين والقلب  
 كثيراً فسجدت لله سبحانه شكراً وقلت (شعر) مرده أى دل كه سبحانه نفسى  
 من آيد \* كه زانفاس خوشش بوى كسى من آيد \* معناه بشرى لك  
 ايها القلب ان جاء المحبوب الذى له انفاس كأنفاس المسيح التى تفوح  
 منه نعمة الرحمن \* اهلا لسعدى والرسول وحبذا \* حب الرسول لحب وجه  
 المرسل \* انصاف بده أى فلك مينا فام \* زين هر دو كدام خوبتر كرد  
 خرام \* خور شيد جهان ناب تو از جانب شرق \* ياماه جهان كرد من  
 از جانب شام \* معناها انصف ايها الفلك الاخضر الدوار من هذين  
 النيرين ايها اشرف سير اهل شمسك المضيئة للعالم من جانب الشرق  
 او قمرى السياح من جانب الشام فالان لا بد من تعجيل المراجعة من الصراط  
 المستقيم الذى ذهب عليه بمنطوق لازم الوثوق من قضى نهمته فليعجل  
 الى اهل وذلك الولد لما تجاوز من الصورة ووصل الى المعنى فلا حاجة  
 الى الصورة فليرجع بمعية الله تعالى سبحانه ولا حاجة الى معية خواجه امرا  
 جعل الله الشناقين مسرورين بادخال قرة العين فى الوطن المألوف بالخير  
 التام وكتب ايضا انه يعادل يوم فى مفارقة قرة العين بسنة فليخلصنى  
 من تجاذب الاضطراب اذ لا راحة لى بدون ذلك الولد الاواب فلما صرت  
 مشرفاً باستلام قدمه الشريف بكيت وانشدت \* حب هذا وضع رأس  
 تحت اقدام الحبيب \* حب هذا بث سر اذ لنا منه الكتيب \* فعانقنى  
 مدة مديدة مبهجا غاية الابتهاج وبكى وقال كأن نظرك على الصواب  
 ولكنى كنت معذورا بقلبة الحب واضطرابك كان لكمال العشق فالحمد  
 لله على وصولك بالخير وارقيعت نسبك غاية الارتفاع بتأثير الانظار  
 القدسية من سيد البرية عليه الصلوة والسلام والتحية وتوجهاته المباركة  
 ولم تبق من الظلال اسما ولا رسما واستفسر من البركات واسرار المقامين  
 المتبركين والأنعامات والبشارات التى اختص بها الغلام فعرضتها بالتفصيل  
 فقال كما صحبحة قد رأيتها وبينتها لاهل البيت الحمد لله على ذلك

قوله من قضى قال النبي  
 صلى الله عليه وسلم  
 السرقة قطع من العدا  
 يمنع احدكم طعامه وشرا  
 ونومه فاذا قضى احد  
 نهمته فليعجل الرجوع  
 الى اهل اخرجه مال  
 عن ابى هريرة كذا  
 الجامع الصغير (منه عرض  
 الله عنه)

قوله خواجه امرا  
 رجل كان معنا فى ذلك  
 السفر (منه رضى  
 عنه)  
 قوله كان نظرك أى  
 كون السفر مرضى الخ  
 وعمود العاقبة (منه رضى  
 الله عنه)

توئی سلطانِ عالم یا محمد <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

سیما جانبِ بطحا گذر کن

ز احوالم محمد <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> را خبر کن

بر این جان مشتاقم بہ آنجا

فدائے روضہ خیر البشر کن!

توئی سلطانِ عالم یا محمد <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>

زرے لطف سوزے من نظر کن

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش

خدا یا این کرم بار و گر کن!

جامی